حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش اور تڑپ تھی کہ ہر احمدی نورالدینؓ بن جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

❁❁❁

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی اے میرے ربّ! مجھے انصار دے تا کہ تیرے کام خیر وخوبی کے ساتھ چلائے جاسکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو مخلصینِ انصار کی جماعت کا سردار بنا دیا۔

☆ مامور کے ساتھ دنیا میں ایسے وجود پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں ثانی اثنین قرار دیا گیا ہے۔

☆ حضرت خلیفۂ اوّلؓ کی اطاعتِ امام کا تذکرہ۔

☆ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس مقام کو حاصل کرے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حاصل کیا تھا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حکم دیا کہ اُٹھ اور ساری دنیا میں میری توحید کو قائم کر اور دنیا کے تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کو ثابت کرنے کیلئے کوشش میں لگ جا اور دنیا کے ہر ملک اور قوم تک اسلام کا پیغام پہنچا تو اس اہم اور وسیع ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ربّ کے حضور جھکے اور بڑے عجز اور گریہ وزاری کے ساتھ آپ نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا کہ اتنا اہم اور اتنا وسیع کام اکیلے مجھ سے تو نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تو اپنی طرف سے مجھے انصار دے تا تیری شریعت اور احکام کو اس دنیا میں قائم رکھا جا سکے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ دیا۔

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۸)

کہ ہم تمہیں ایسے مددگار عطا کریں گے۔ جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے کہ اٹھو اور میرے اس بندہ کے مددگار بنو اور انصار کی حیثیت سے اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ کے عربی حصہ میں اپنی اس گریہ وزاری اور دعا کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے ان کا ترجمہ یہ ہے:۔

’’اور میں رات دن اللہ تعالیٰ کے حضور چلاتا رہا اور کہتا رہا یَـارَبِّ مَـنْ اَنْـصَـارِیْ یَـارَبِّ مَـنْ اَنْصَـارِیْ کہ اے میرے ربّ میرے انصار کون ہیں؟ مجھے مددگار دے تا کہ تیرے کام خیر و خوبی کے ساتھ چلائے جا سکیں‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام و روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

’’میں گریہ وزاری کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور جھکتا رہا۔ اور دعا کرتا رہا کہ اے میرے ربّ! میں تنہا ہوں اور دنیا مجھے نہیں پہچانتی اور مجھے ذلیل اور بے یارومددگار سمجھتی ہے۔ پس جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمانوں کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کیا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلصین کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۸۱ تا ۵۸۲)

پھر آپ نے حمامة البشریٰ میں فرمایا کہ

’’میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محبّ ایسا نہیں جو اس سے سبقت لے گیا ہو‘‘۔

(حمامة البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۱)

گویا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان مخلصین انصار کی جماعت کا سردار بنا کر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی نورالدین صاحب کو وحی کی کہ جا! میرے اس بندہ کی مدد کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو صفات اپنے اس مخلص ترین مرید کے اندر دیکھیں اور یہاں ان کو بیان کیا ہے وہ یہ ہیں۔ وہ صدیق ہیں ان کو قدم صدق عطا کیا گیا ہے اور راستبازی اور صداقت کو انہوں نے اس مضبوطی سے پکڑا ہے کہ میرے مریدوں میں سے کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اخلاص کے نتیجہ میں ان کو ایک ایسا نور عطا کیا کہ وہ باریک بین اور نکتہ رس بن گئے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے قرب کے حصول کیلئے بڑے مجاہدات کرنے والے ہیں اور ہمیشہ اس کی رضا کیلئے متلاشی رہتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیحؑ سے بے انتہا محبت کرنے والے ہیں۔

لیکن اس کام کے لئے صرف ایک ایسا شخص کافی نہ ہوسکتا تھا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی صفات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش ہر ایک احمدی نورالدین بن جائے چنانچہ اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

کہ کاش میری جماعت کا ہر فرد نور دین ہو جائے اور فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ایک گر بتاتا ہوں اور تمہیں ایک نسخہ دیتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے۔ تو تم بھی ایسے ہی بن جاؤ گے۔ اور وہ یہ ہے کہ اپنے دلوں کو نور یقین سے بھر لو۔ یقین اس بات پر کہ خدا ہے اور **ھو اللّٰہ احد** وہ ایک ہے۔ یقین اس بات پر کہ خدائے تعالیٰ کی باتوں کو مان لینا عین سعادت ہے۔

یقین اس بات پر کہ اس کی باتوں سے انکار کرنا اور اس کی آواز پر لبیک نہ کہنا اس کے قہر کا مورد بنا دیتا ہے۔

یقین اس بات پر کہ وہ کامل طاقتوں اور قوتوں والا ہے۔ کوئی اس سے فرار حاصل نہیں کر سکتا۔ اور کوئی انسان اس کی محبت جیسی محبت اور کہیں نہیں پا سکتا۔ بشرطیکہ وہ اپنے کو اس کی محبت کا مستحق بنائے۔

یقین اس بات پر کہ جو اس کے وعدے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں۔

یقین اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سچے مامور ہیں اور ان پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

یقین اس بات پر کہ آج وہ تمام فضل اور رحمتیں جو اسلام سے وابستہ ہیں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حاصل کی جاسکتی ہیں اور آپ کی جماعت سے باہر رہ کر انسان ان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

یقین اس بات پر کہ اس سلسلہ کے لئے قربانیاں دینا اور اوقات عزیزہ کو صرف کرنا اور اموال کو خرچ کرنا ایک ایسی توفیق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔

یقین اس بات پر کہ احمدیت (حقیقی اسلام) کے غلبہ کے لئے جو بشارتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہیں وہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

جب دل نور یقین سے بھر جائے اور اس کے تمام لوازم بھی متحقق ہو جائیں اور جب بندہ اپنے نفس کو کھو کر اور لَا شَیْءِ محض کی حیثیت سے اس کے آستانہ پر گر جائے۔ تب خدا تعالیٰ اس بندے کو اُٹھاتا اور کہتا ہے کہ ایک نور دین نہیں بلکہ بہت سے نور دین میں اس جماعت کو دوں گا۔ مگر جو پہلے ہے وہ پہلے ہی ہے۔ اور جو ذمہ داریاں ان کے وجود کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں وہ قیامت تک ہم پر بھی قائم رہیں گی۔ ان میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے تمام افراد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کے ساتھ ساتھ اپنے اس محبوب آقا (نورالدین) کو بھی کبھی نہ بھلائیں۔

اگرچہ مامورایک ہی ہوتا ہے مگر مامور کے ساتھ دنیا میں ایسے وجود بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ثانی اثنین قرار دیا ہے یعنی دو میں سے ایک گویا وہ شخص اس مامور سے اتنا قریب ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا ان کے درمیان نہیں ہوتا۔

یہ وہ مقام تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملا تھا۔ اور یہ اس محبت اور عشق کا نتیجہ تھا۔ جو آپ کے دل میں خدا تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تھی اور یہ اس عزم کا نتیجہ تھا جو آپ کے دل میں گڑا ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک امام اپنی طرف سے عطا کیا ہے۔ اس کی آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرض ہے۔

آپ کی زندگی میں بے شمار مثالیں ایسی ملتی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ جو اطاعت آپ میں پائی جاتی تھی اس زمانہ میں دنیا میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ آپ کا حال یہ تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کان میں پڑی۔ اور آپ ہر کام چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہماری روایات میں ہے کہ جب آپ درس دینے کے لئے تشریف لے جاتے تو ایک شخص کو مقرر کر جاتے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائیں۔ تو مجھے فوراً اطلاع دی جائے کیوں؟ تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت سے محروم نہ رہیں۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ جس وقت وہ خادم حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اطلاع دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے باہر تشریف لے آئے ہیں تو جو لفظ منہ میں ہوتا اس کے سوا اگلا لفظ آپ منہ سے نہ نکالتے اس جملہ کو ادھورا ہی چھوڑ دیتے، اپنے عمامہ کو سنبھالتے اور اپنی جوتیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنتے، گویا اتنا وقت بھی دیر نہ لگاتے کہ آرام سے جوتی ہی پہن لیں۔ دیوانہ وار

حضور علیہ السلام کی طرف دوڑ پڑتے تا کہ حضور علیہ السلام کی معیت سے ایک لحظہ کے لئے محروم نہ رہیں۔

یہ ثانی اثنین والا مقام تھا جو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپ کو مثیل ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہونے کا مقام حاصل تھا کیونکہ جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد توحید کا نعرہ لگایا تھا اور کہا تھا کہ محمد ﷺ بے شک خاتم النبیین تھے، تمام نبیوں کے سردار تھے، انسانوں میں سے بلند تر مقام پر پہنچے ہوئے تھے، لیکن آخر انسان ہی تھے اور آخر ایک دن انہیں فوت ہونا ہی تھا سو فوت ہو گئے۔ اگر آج تم میں سے کسی طرح بھی کوئی کمزوری دکھائے گا تو میں اس کمزوری کو دور کرنے اور اُمت مسلمہ میں استحکام کا ذریعہ بننے کے لئے کھڑا کیا گیا ہوں۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اُمت مسلمہ میں اتنا استحکام اور مضبوطی پیدا کی کہ بعد میں آنے والے خلفاء کے لئے ان کے کام نسبتاً آسان ہو گئے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا حال ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ میں بعض کمزوریاں دیکھیں اور آپ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو یہ بھی نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک مامور ہیں اور ان کی اطاعت درحقیقت خدا کی اطاعت ہے۔ تو آپ نے حتی الوسع دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ جماعت کے استحکام کے لئے کام کیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہلے زمانہ میں کیا تھا۔ **اللھم صل علی محمد و علی خلفائه**

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے آپ کی یہ خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس مقام کو حاصل کرے جو مقام کہ نور دین (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) نے حاصل کیا تھا۔ چونکہ ہمارے زمانہ کے مرسل، مسیح موعود، ہمارے امام علیہ السلام کی یہ شدید خواہش تھی۔ جسے آپ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔ اس لئے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کی اس خواہش کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور دعاؤں کے ساتھ اور مجاہدات کے ساتھ یہ کوشش کرتے رہیں کہ ہم میں سے ہر ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والا بن جائے۔ دراصل اسے پورا کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا خدا تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔

پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش اور دیگر خواہشات جو حضور علیہ السلام ہمارے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں پوری کر سکیں تا ہم ان انعاموں کے مستحق ٹھہریں جن کی بشارات ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دی ہیں۔ اللّٰھم آمین۔

دوسرے خطبہ میں فرمایا:۔

آج میں بعض جنازے بھی پڑھاؤں گا ان میں سے ایک جنازہ محمد عباس صاحب کرنال کی والدہ صاحبہ کا ہے وہ یہاں لایا گیا ہے۔ عبداللطیف صاحب بٹ کی والدہ صاحبہ مسماۃ فاطمہ بی بی، بابو محمد اسماعیل صاحب فوق، حاجی عبداللہ صاحب چک نمبر ۱۳۳ محترم سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدرآباد دکن جو صحابی تھے فوت ہوگئے ہیں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو آپ اپنے ذہن میں رکھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور مغفرت کی چادر سے انہیں ڈھانکے اور مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں آنحضرت ﷺ کے قرب میں ان کو جگہ دے اور ان تمام فضلوں اور رحمتوں سے ان کو حصہ دے جو ہر آن اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب، ہمارے آقا محمد ﷺ پر کرتا رہتا ہے۔

(الفضل ربوہ سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۴ تا ۶)

☆......☆......☆